REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۸ وفا ۱۳۳۵ ہش ۱۸ جولائی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح مری سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور ۱۵ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل دن بھر حرارت رہی اور پیٹ میں کافی نفخ تھا۔ انیما کے بعد کسی قدر کمی آئی۔ حرارت آج صبح بھی ہے اور طبیعت میں بے چینی ہے۔ البتہ رات نیند کی دوائی کی وجہ سے کل کی نسبت بہتر نیند آ گئی۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۷ جولائی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ سر درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— ڈھاکہ ۱۲ جولائی (بذریعہ ڈاک) محترمہ اہلیہ محترمہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدر آباد دکن کا اپریشن بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیاب رہا۔ آپ پندرہ دن کے بعد ہسپتال سے فارغ ہو کر بخیریت گھر واپس تشریف لے آئی ہیں۔ الحمد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے صاحبزادی امۃ الباسط اور بیگم مرزا انور احمد صاحب کے لئے خاص دعا کی تحریک

صاحبزادی امۃ الباسط سلمہا کا لندن میں اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا یہاں پچھلے دنوں اپریشن ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صحت یابی کے لئے خاص دعا کی تحریک فرمائی ہے احباب کرام اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع سے دعا کریں کہ وہ دونوں کو اپنے خاص فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان ہر قسم کے نوآبادیاتی نظام کا مخالف ہے ترکی کی قومی اسمبلی سے سکندر مرزا کا خطاب

"ہم ایک ایسے نظام کے حق میں ہیں کہ جس میں تمام اقوام آزادی اور برابری کے اصول پر ایک ساتھ زندہ رہ سکیں"

انقرہ ۱۷ جولائی۔ کل ترکی کی قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے جو آجکل سرکاری دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں اس امر پر زور دیا کہ پاکستان ہر قسم کے نوآبادیاتی نظام کا مخالف ہے۔ آپ نے کہا پاکستان ایک ایسے نظام کے حق میں ہے کہ جس کے تحت دنیا کی تمام قومیں آزادی اور برابری کے اصول پر ایک ساتھ رہ سکیں۔ اور خاطر خواہ ترقی کر سکیں۔ اس کی خواہش ہے کہ دنیا سے ہر قسم کے نوآبادیاتی نظام کو ختم کر دیا جائے یہی وجہ ہے کہ اس نے تونس مراکش اور سوڈان کی آزادی کا خیر مقدم کیا ہے۔ اسی طرح وہ امید رکھتا ہے کہ فرانس الجزائر کے مسئلے کو بھی اطمینان بخش طریقے پر حل کریگا خطاب جاری رکھتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے کہا پاکستان کو فلسطین کے بارے میں بھی گہری تشویش ہے وہ یقین رکھتا ہے۔ کہ اس مسئلہ کو منصفانہ طریق پر حل کرنے سے اس علاقے میں امن کا دور دورہ ہو سکتا ہے — قبرص کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ میری حکومت اس بارے میں ترکی کے حق کو جائز اور منصفانہ سمجھتی ہے۔ چنانچہ وہ پہلے بھی اس امر کا اعلان کر چکی ہے۔ کہ قبرص کے مسئلہ کا کوئی ایسا حل قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کہ جس میں ترک باشندوں کے مفاد کو نظر انداز کر دیا جائے۔ مشرق وسطیٰ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس علاقے کے ممالک کے ساتھ پاکستان کے گہرے روحانی اور ثقافتی رشتے ہیں۔ اس لئے طبعاً پاکستان ان سب ملکوں کی ترقی اور فلاح و بہبود سے گہری دلچسپی رکھتا ہے وہ ان کی ہر ممکن امداد اور ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے پاکستان دنیا میں امن کا حامی ہے اس کا ایمان ہے کہ منفی طریقوں سست رفتاری اور غیر جانبداری سے نہیں بلکہ مثبت طریقوں سرگرمی اور مؤثر اقدامات کے ذریعہ ہی دنیا میں قیام امن کے امکانات کو تقویت دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ وہ اسی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ پاکستان اس امر کا بھی حامی ہے کہ اقوام متحدہ کے مسئلوں کو مصالحت اور پر امن ذرائع سے حل کیا جائے ان میں سے اہم ترین مسئلہ کشمیر کا مسئلہ ہے چنانچہ پاکستان یہ نہیں کہتا کہ کشمیر اس کے حوالے کر دیا جائے۔ اس کا مطالبہ صرف یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے فیصلے کے مطابق جسے ہندوستان خود بھی تسلیم کر چکا ہے اہل کشمیر کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے وہ کہتا ہے کہ ہندوستان اپنے اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اقوام عالم کے روبرو کیا ہے۔ تقریر کے شروع میں آپ نے ترکی کے عظیم رہنما کمال اتاترک کو خراج تحسین ادا کیا

جماعت احمدیہ عدن کے نائب صدر ڈاکٹر محمد خان صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

مخلصین عدن کے دینی جوش اور ایمان و اخلاص کا خوشکن تذکرہ

ربوہ بروز ۱۵ جولائی کی شام کو وکالت تبشیر کی طرف سے جماعت احمدیہ شیخ عثمان عدن کے وائس پریذیڈنٹ مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب کے اعزاز میں دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا جس میں تحریک جدید کے وکلاء حضرات اور بعض دیگر احباب نے بھی شرکت کی — ڈاکٹر محمد خان صاحب مع اہل و عیال مرکز سلسلہ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے شرف یاب ہونے کے لئے حال ہی میں عدن سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور آپ ربوہ میں قریباً دو ماہ قیام فرمائیں گے۔

اس تقریب کا آغاز مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائمقام وکیل الاعلیٰ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب کے نو عمر صاحبزادے اشرف محمد خان (بعمر ۸ سال) نے کی۔ انہوں نے قرآن مجید کا ایک رکوع عربی لہجے میں پڑھ کر سنایا جس پر تمام احباب بہت خوش ہوئے اور مجلس جزاک اللہ کی بے ساختہ آوازوں سے گونج اٹھی۔ بعدہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا اور جماعت احمدیہ عدن اور علی الخصوص مکرم میجر صاحب کی خدمات دینیہ کو بہت سراہا اور اس دعا پر ایڈریس کو ختم کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ عدن کی جماعت کو ہر رنگ میں زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق بخشے اور اس کی مساعی کو قبول فرماتے ہوئے اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے جوابی تقریر میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اس نے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو مرکز سلسلہ کی زیارت اور اس کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی ہے اس امر پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی کہ ابتداء بعض احباب کی انفرادی کوششوں کے ذریعہ عدن میں جماعت کا قیام کس طرح عمل میں آیا۔ اور بعد میں مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب بشیر کی کوششوں سے کس طرح وہاں کے لوکل احباب بھی جماعت میں شامل ہوئے آپ نے وہاں کے لوکل احباب کے ایمان و اخلاص اور دینی جوش کی بہت (باقی صفحہ ۸)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۵۶ء

چین میں آزادیٔ ضمیر

کچھ روز ہوئے۔ پاکستان کے چند صحافی دعوت پر چین گئے تھے۔ اب وہ واپس آ کر اپنے اپنے اخبار میں اپنے اپنے تاثرات شائع کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک اخبار ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جو دین کو صرف سیاسی نگاہ سے دیکھنے کی حامی اور اسلامی حکومت کو بھی آج کل کی کلیاتی حکومتوں کی اصطلاحات میں پیش کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اگرچہ عملاً اسے ہمیشہ اپنے نظریات سے انحراف کرنا پڑا ہے۔ اور پے بہ پے تجربات سے اس کے مزاج میں کچھ تبدیلی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

اس اخبار کے نمائندہ نے بھی جو چین گیا تھا۔ اپنے "تاثرات" اپنے اخبار میں شائع کئے ہیں۔ اور خاص کر موجودہ چین میں مسلمانوں اور اسلام کی حالت پر ایک مفصل بیان شائع کیا ہے۔ جس سے مذہب کے متعلق چین کی اشتراکی حکومت کی بنیادی پالیسی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اشتراکی چین میں مسلمانوں اور اسلام کی حالت مکمل طور پر بے بسی کی حالت ہے۔ ہم الفضل میں بیان کا یہ حصہ کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ اس تمام تحریر کے انداز سے ایک قاری جو تصور لیتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اشتراکی چین میں اشتراکیت کے کلیاتی نظریہ کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ اور وہاں آزادیٔ ضمیر کا کوئی مقام نہیں ہے۔ بلکہ اشتراکی اصولوں کے تسلط کے لئے تعلیم و تربیت سے لے کر جبر تک کے تمام طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور یہ جو ادعا کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو چین میں مذہبی آزادی حاصل ہے۔ محض ایک ڈھونگ ہے۔ مسلمان زائرین کو یہ دکھانے کے لئے کہ یہاں مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ایک سرکاری تنظیم برپا کر رکھی ہے۔ جس کے ارکان مجبوراً سرکاری پالیسی کے مطابق انہیں ایسی معلومات بہم پہنچاتے ہیں جن سے زائرین کو یہ یقین دلانا ہوتا ہے۔ کہ یہاں سب خیر ہے۔ مسلمانوں کو پوری پوری آزادیٔ ضمیر حاصل ہے۔ بلکہ انہیں تبلیغ کی بھی اجازت ہے۔ حالانکہ ان معلومات میں ایک فی صدی بھی سچائی نہیں ہے۔

اس بیان سے یہ تمام حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ یہاں ہمیں اس کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ خود صاحب تحریر نے جو اپنا خیال ان حالات کے متعلق آخر میں ظاہر کیا ہے۔ وہ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں:۔

"اوپر کی سطور میں مسلمانوں کے حالات اور حکومت کی پالیسی کا جو تجزیہ کیا گیا ہے۔ وہ صرف اصلی صورتِ حال کا ایک نقشہ پیش کرتا ہے۔ اس تجزیے کو پیش کرنے سے میرا مقصد یہ نہیں ہے۔ کہ اشتراکی حکومت کے خلاف کسی ناراضی کا اظہار کیا جائے۔ اشتراکی حکومت نے مذہب اور مسلمانوں کے متعلق جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اس سے کسی دوسری پالیسی کی توقع کی ہی نہیں جا سکتی تھی۔ ایک حکومت جب تک اشتراکی نظریات پر ایمان رکھتی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی طرزِ عمل اختیار کر ہی نہیں سکتی۔ کسی کو اگر مذکورہ بالا صورتِ حال ناپسند ہے تو اسے اس کا الزام اشتراکی حکومت کو نہیں دینا چاہیئے۔ یہ تو حالات کا قدرتی نتیجہ ہے۔ کسی ملک میں اشتراکی انقلاب کے بعد اس کے سوا دوسری صورت ہو بھی کیا سکتی ہے۔"

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ صاحب چین میں آزادیٔ ضمیر کے فقدان کے متعلق بظاہر خود کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اگرچہ ان کے اندازِ بیان سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے۔ کہ اشتراکیت کے کلیاتی نظریہ کی اس چینی عملی چشم دید توجیہ کو وہ دل سے پسند نہیں کرتے۔ اور آزادیٔ ضمیر کے حق کی چین میں اس طرح مٹی پلید ہونے کو وہ صحیح نہیں سمجھتے۔

ہمیں یہاں اشتراکیت کے مقاصد سے بحث نہیں ہے۔ ہم صرف اس طریق کار کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جو اشتراکیت نے اپنے نظریات کو مسلط کرنے کے لئے اختیار کیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اس بیان میں بھی ظاہر کیا گیا ہے، ہر ایک جانتا ہے۔ کہ اشتراکیت سراسر ایک دہریہ تحریک ہے۔ اور مذہب کو وہ اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتی ہے۔ اور ہر قسم کے مذہب کو دنیا سے نیست و نابود کرنا اس کے اساسی مقاصد میں سے ہے۔ ہم جس طرح ایک مسلمان کا یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے دین کی تبلیغ دوسروں کو کرے۔ اسی طرح ہم ہر انسان کا یہ پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے عقائد کی خواہ وہ کچھ ہوں۔ تبلیغ کرے۔ چنانچہ قرآن کریم یہ حق ہر انسان کو دیتا ہے۔ اور کئی پیرایوں سے اس کا اعلان کرتا ہے۔ چنانچہ وہ صاف صاف لفظوں میں کہتا ہے۔ کہ اسلام کے مقابلہ میں جو دین تم پیش کرتے ہو۔ اس کے دلائل بیان کرو۔

هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين

یعنی اگر تم سچے ہو۔ تو اپنے نظریات کے ثبوت میں دلائل پیش کرو۔ قرآن پاک کو ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پڑھ جایئے۔ تو آپ کو کہیں یہ بات نظر نہ آئے گی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یا مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہو۔ کہ مخالفین کو اپنے عقائد بیان کرنے اور ان کے لئے دلائل دینے کی اجازت نہ دو۔ اور ایسے فعل کو جبر سے روک دو۔

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے۔ آنحضرتؐ نے نجران کے عیسائیوں کی نہ صرف باتیں سنیں اور انہیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ بلکہ انہیں مسجد نبوی میں اپنی بت پرستانہ قسم کی عبادت کی بھی کھلے دل سے اجازت دی۔ اور آخری فیصلہ مادی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ پر چھوڑ دیا۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ کے حکم سے مباہلہ کی دعوت دی۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ عقائد کا معاملہ سراسر اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی حکومت کو یا کسی انسان کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ عقائد کے معاملہ میں ذرا سا بھی جبر بلکہ جبر کے اشارے سے بھی کام لے۔ اسلام کا یہی اصول ہے۔ اور آجکل جمہوری نظاموں نے بھی تقریباً اسی اصول کی پیروی میں آزادیٔ ضمیر کو انسان کا پیدائشی حق تسلیم کیا ہے۔ صاحب تحریر کے حرف حرف سے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ چین کے کلیاتی نظام کو جس میں مذہب کو اس قدر بے دست و پا کر دیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں اور اسلام کو ایسی پابندیوں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ کہ حکومت اپنی خدا دشمن پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے قابل ہو۔ دل سے ناپسند کرتے ہیں۔ اور ان کی اسلامی ضمیر اس نظام جبر کے خلاف احتجاج کرتی ہے۔ اگرچہ وہ آخر میں ایسے الفاظ استعمال کر گئے ہیں۔ جن سے وہ اپنی غیر جانبداری کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

اشتراکیت اور فاشزم کا یہ نمونہ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جو غیر محدود ہستی کے ارسال کردہ دین کو بھی کلیاتی نظریات کی بھینٹ چڑھانا چاہتے ہیں۔ اور اسلام کے جاودانی اصولوں کو انسانی حکومتوں کی جکڑ بندیوں میں مقید کرنا چاہتے ہیں۔ اور بالجبر اسلام پر لوگوں سے عمل کرانے کے حامی ہیں۔ اور دلوں سے پہلے جسموں پر الٰہی حکومت مسلط کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہم ایسے لوگوں کو خوشخبری سناتے ہیں۔ کہ جس طرح فاشزم اپنے کلیاتی نظریات میں ناکام ہو چکا ہے۔ اسی طرح اشتراکیت بھی جلد ناکام ہوگی۔ اور انسانی فطرت جو آزادیٔ ضمیر کو چاہتی ہے۔ روس اور چین میں بھی جلد ہی پھر کامیاب ہوگی۔ خود در اصل اسلام ہی ہے۔

جامعہ نصرت ربوہ کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ

جامعہ نصرت ربوہ کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ اپریل ۱۹۵۶ء درج ذیل ہے:۔ آٹھ طالبات کامیاب ہوئیں۔ اور پانچ کمپارٹمنٹ میں آئی ہیں۔ اس طرح ہمارے کالج کا نتیجہ ۴۳.۰۲ فی صدی رہا۔ جبکہ ثانوی بورڈ کا آرٹس کا نتیجہ ۲۵.۰۴ ہے۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۵۴۰۸	ادیبہ خانم	۳۲۹
۵۴۱۴	راشدہ مبارکہ	۳۴۲
۵۴۱۹	زاہدہ سلطانہ	۳۷۲
۵۴۲۴	صاحبزادی امۃ الوحید	۲۸۰
۵۴۲۵	امۃ النصیر گوہر	۲۷۱
۵۴۲۸	خورشید زہرہ	۲۹۰
۵۴۳۵	بشریٰ یاسین	۳۰۸
۵۴۴۴	زرینہ جبین	۳۰۸
		کمپارٹمنٹ
۵۴۱۵	بشریٰ سلطانہ	فلاسفی
۵۴۱۷	مسعودہ بیگم	انگریزی
۵۴۳۸	مختار رودانی	انگریزی
۵۴۴۵	محمودہ بیگم	انگریزی
۵۴۴۷	منصورہ حق	انگریزی

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

58

مشرقی افریقہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے واضح آثار

احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی مساعی

عیسائی مشنریوں کی مایوسی ۳۲ افراد کا قبول اسلام

حلقہ کسموں کے احمدیہ مشن کی سالانہ رپورٹ

از مکرم مولوی محمد منور صاحب انچارج حلقہ کسموں بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

افریقنوں میں سے تعلیم یافتہ طبقہ کو بھی تبلیغ کی گئی۔ اساتذہ، طلباء، زراعت اور میڈیکل محکمہ کے ملازمین۔ ریلوے اور پولیس وغیرہ سرکاری محکموں کے کارکنوں کو تبلیغ کی جاتی رہی۔ محکمہ زراعت کا ایک انسٹرکٹر کئی سالوں سے زیر تبلیغ ہے اور لٹریچر بھی پڑھتا رہتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں اسلام کو اچھا سمجھتا ہوں۔ لیکن مسلمان بننے میں ایک روک ہے۔ کہ اگر میں مسلمان ہو گیا تو میرے بچوں کو سکول سے نکال دیا جائے گا۔ اور آپ کے پاس بچوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ دیگر متعدد افریقن بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے سینوں کو اسلام کے لئے کھول دے

عیسائیت کا اثر

عیسائی مشنوں کی کارروائیوں کا جو اثر افریقنوں کے دل پر ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ ایک پادری کے سیکرٹری نے دوران گفتگو میں بتایا کہ پادریوں کے رویہ کی وجہ سے افریقن عیسائیت سے دور ہو رہے ہیں کیونکہ ان کی تعلیم اور عمل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ خصوصاً جو افریقن ولایت سے تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں۔ وہ تو بالکل ملحد ہو کر لوٹتے ہیں۔

ہماری تبلیغ سے افریقنوں کو متاثر دیکھ کر پادریوں میں خوف و ہراس پھیل رہا ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال ہمارے خلاف لوؤ زبان میں ایک اشتہار شائع کیا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو پیش کرنے کے بعد صلیب اور کفارہ کے متعلق حضور کی تحریرات درج کر کے لکھا ہے کہ یہ لوگ عیسائیت اور صلیب کے دشمن ہیں ان سے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے۔ افریقنوں نے اس سے الٹا اثر لیا۔ اور اس اعلان کو عیسائیت کی کمزوری پر محمول کیا۔ وہ ہم سے معلومات حاصل کرتے اور ہمارا لٹریچر پڑھتے ہیں۔ اس اشتہار کا جواب خاکسار نے لوؤ زبان میں لکھا جواب چھپ کر تقسیم ہو رہا ہے

اخباروں میں خطوط

انفرادی طور پر لوگوں کو خطوط کے ذریعہ بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ لیکن تبلیغ کا ایک عمدہ ذریعہ اخباروں میں خطوط کی اشاعت ہے ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ میں جو نیروبی میں چھپتا ہے خاکسار کا ایک خط بر مقد کنٹرول پر شائع ہوا۔ جس میں اسلامی تعلیم کی روشنی میں اس مسئلے پر مفصل بحث کی گئی۔ اس بارے میں اور بھی کئی خطوط یورپینوں ہندوستانیوں اور افریقنوں کی طرف سے شائع ہوئے اور اس کے تمام پہلو پبلک کے سامنے آ گئے۔

ماہ فروری ۱۹۵۶ء میں ایک افریقن نے لکھا کہ الشین ہماری تعلیم اور ہم میں تبلیغ کی طرف توجہ نہیں دے رہا ہے۔ خاکسار نے اس کے جواب میں اسی اخبار میں خط لکھا کہ احمدی مبلغین افریقنوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ایک پادری کے حوالہ سے ثابت کیا کہ مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جو نہایت کامیابی سے افریقنوں میں تبلیغ کر رہی ہے۔

ایک گجراتی اخبار "افریقہ سماچار" نے پاکستان کے اسلامی جمہوریت بننے کے موقعہ پر خاص نمبر شائع کیا۔ اس میں بھی خاکسار کا ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں اسلامی رواداری اور امن پسندی کی تعلیم کے علاوہ احمدی جماعت کی اس ملک میں تبلیغی مساعی کا بھی ذکر کیا۔ اس اخبار نے بڑے سائز کا پورا ایک صفحہ اس مقصد کے لئے وقف کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مشرقی افریقہ کے بعض مبلغین اور احمدیہ مسجد ٹبورا کے فوٹو شائع کئے۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کا پیغام بھی شائع کیا۔ یہ مضامین و تصاویر "مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن" کے جلی عنوان کے نیچے طبع ہوئیں اور گجراتی پڑھنے والے ہندوؤں اور اسمٰعیلیوں وغیرہ میں جماعت احمدیہ کی علمی اور تبلیغی خدمات اور اسلامی تعلیم کا خوب چرچا ہوا

سواحیلی مضامین

رسالہ سواحیلی "مپینزی یا مونگو"
Mapenzi ya Mungu
کے لئے تقریباً اسی مضامین سواحیلی میں لکھے گئے۔ یا اردو اور انگریزی سے ترجمہ کئے گئے۔ اور رسالہ ہر ماہ باقاعدگی سے چھپتا رہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تشریح اور اسلامی تاریخ کے واقعات کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ اسلام کے متعلق غیر مسلموں کے تاثرات اسلام کی ترقی کی خبریں اور سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے رہے مسلم و غیر مسلم افریقنوں میں یہ رسالہ مقبول ہو رہا ہے۔ اور ان کے تعریفی خطوط ہمیں ملتے رہتے ہیں۔ ایک مضمون اشتہار کی صورت میں الگ بھی آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ جو مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔

ایک اشتہار لوؤ زبان میں لکھا جو پانچ ہزار کی تعداد میں چھپ کر شائع ہو رہا ہے اس کے علاوہ دوران سال میں حدیث اربعین کا ترجمہ و تشریح سواحیلی زبان میں شائع ہوئی رہی کی کتاب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طبع ہوئی ان سب کی پروف ریڈنگ کی

عید کی تقریب

عید الفطر کی نماز افریقن علاقہ میں جا کر پڑھائی جس میں ... اور گرد کے علاقہ کے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صفاتِ الٰہیہ کے رنگ میں رنگین ہونے کی نصیحت

"عبادت اور احکام الٰہی کی دو شاخیں ہیں تعظیم لامر اللہ اور ہمدردی مخلوق۔ میں سوچتا تھا کہ قرآن شریف میں تو کثرت کے ساتھ اور بڑی وضاحت سے ان مراتب کو بیان کیا گیا ہے۔ مگر سورہ فاتحہ میں ان دونوں شقوں کو کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ میں سوچتا ہی تھا کہ فی الفور میرے دل میں یہ بات آئی کہ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین سے ہی یہ ثابت ہوتا ہے یعنی ساری صفتیں اور تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے یعنی ہر عالم میں نطفہ میں مضغہ وغیرہ میں سارے عالموں کا رب ہے۔ پھر رحمان ہے۔ پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے اب اس کے بعد ایاک نعبد جو کہتا ہے تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت مالکیت یوم الدین کے صفات کا پرتو انسان کو اپنے اندر لینا چاہیئے کیونکہ کمال عابد انسان کا یہی ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ میں رنگین ہو جائے"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

لوگ بھی شامل ہوئے۔ اور مقامی افریقن دوستوں نے ان کے خورد و نوش کا انتظام کیا۔ عید الاضحیہ کسومو میں پڑھی گئی۔ مضافات سے تقریباً ایک سو احمدی افریقن اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ جن میں سے اکثر تیس چالیس میل سے آئے ہوئے تھے۔ کسومو اور نیروبی کے ایشین دوستوں کی طرف سے ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا گیا۔ عیسائی افریقن بھی مدعو تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔

تقاریر

دو افریقن سکولوں میں تقاریر کیں۔ جو عیسائی مشنوں کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں۔ تقاریر کے بعد طلباء اور سٹاف کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ اور سب نے اسلامی تعلیم کے متعلق سوالات کئے جن کے خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ طلباء اور اساتذہ بہت خوشی سے تقاریر کو سنتے اور معلومات حاصل کرتے رہے۔ ایک تقریر لجنہ اماء اللہ کسومو میں کی۔ اور مستورات کو پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کی تحریک کی۔ ایک تقریر احباب جماعت نیروبی میں "پیشگوئی لیکھرام" کے متعلق کی۔ جماعت نیروبی کی طرف سے منعقد کردہ ایک مجلس میں وقف کے بارہ میں تقریر کی۔ اور نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی۔

درخواست دعا

جیسا کہ شروع میں لکھا جا چکا ہے۔ دوران سال میں تیئیس افراد داخل اسلام ہوئے۔ قارئین کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ اس ملک میں اسلام کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت اور خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ اور دوسروں کی آنکھیں کھولے۔ تا وہ بھی حق کو پہچان سکیں۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا۔ تو بہت جلد یہ علاقہ اسلام کے لئے فتح ہو سکتا ہے۔ سیاسی انقلابات اور ذہنی تبدیلیاں بہت سرعت سے ہو رہی ہیں۔ اور صاف نظر آتا ہے۔ کہ اسلام کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں۔ خدا تعالیٰ غیب سے ہماری نصرت فرمائے۔ ہمارے ذرائع میں وسعت اور ہمتوں میں بلندی بخشے۔ اور سرزمین افریقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی حکومت میں شامل فرمائے۔ آمین!

عید فنڈ

(از مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ)

عید فنڈ کے متعلق پہلے بھی اعلان کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن چونکہ اس کی اہمیت ابھی تک احباب کے ذہن نشین نہیں ہوئی۔ اس لئے پھر گذارش ہے۔ کہ تمام احباب اور عہدہ دار اس چندہ کے متعلق گہری سوچ بچار سے کام لیں۔ اور اس کی غرض و غایت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس چندہ کے متعلق عام طور پر کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس کی آمد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر اس کے مقاصد سمجھنے سے یہی مد سلسلہ کی بار آوری کا ایک موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اور اس وقت عملی طور پر اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس رائج ہو گئی تھی۔ اس وقت ایک روپیہ کی کچھ قیمت ہوتی تھی۔ ایک روپیہ سے من بھر اناج یا سیر بھر گھی خریدا جا سکتا تھا۔ اب روپیہ کی قیمت میں بہت کمی آ گئی ہے۔ لیکن دوستوں کے ذہن میں ابھی اس کی پرانی شرح ایک روپیہ فی کس ہی ہے۔ حالانکہ آمدنیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اس شرح پر بھی پچھلے سالوں میں بہت ہی کم دوست ادائیگی کرتے رہے ہیں۔ زیادہ تر دوست یا تو کچھ آنے دے دیتے ہیں یا سرے سے کچھ بھی نہیں۔ حالانکہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے۔ کہ ہر دوست جتنی رقم عید پر خرچ کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس کا کم از کم نصف حصہ بطور عید فنڈ سلسلہ کو ادا کرے۔

جہاں تک خاکسار نے اس چندہ کے متعلق غور کیا ہے۔ اس کی غرض یہ تھی۔ کہ عید کی خوشی میں اسلام کو بھی شامل کر لیا جاوے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر اور کوئی ہستی امداد کی اتنی محتاج نہیں۔ جتنا دین اسلام بے کس اور محتاج ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ احمدی احباب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی اس عہد کو نبھانے کی توفیق بھی مل رہی ہے۔ لیکن مومن کو ثواب کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

پس عید کی خوشی میں دوست جتنا خرچ کر سکتے ہوں۔ اس مالی کا کم از کم نصف حصہ دین کے استحکام اور اپنے اور اپنی نسلوں کے لئے دائمی راحت و آرام کے حصول کی خاطر عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دیا جاوے۔ اور باقی نصف اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے عزیزوں کی عارضی خوشنودی کے لئے عید منانے پر خرچ کیا جاوے۔ اگر دوست اس بات کو سمجھ لیں۔ تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بہت جلد ابدی عید کے سامان ارزانی فرمائے گا۔

قرآن پاک میں سورہ بقرہ کے رکوع ۲۷ میں آتا ہے۔ يَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ وہ کتنا خرچ کریں۔ کہہ دیا پاکیزہ اور بہترین حصہ (دیا تمام بچت) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تا کہ تم غور کرو اس ورلی زندگی کے بارہ میں بھی اور دوسری زندگی کے بارہ میں بھی۔

اگر عفو کے ایک معنی یعنی پاکیزہ اور برگزیدہ مال نظر انداز بھی کر دیئے جائیں اور عید فنڈ کے متعلق غور کرنے کے لئے دوسرے معنی یعنی تمام بچت پر ہی انحصار کیا جاوے۔ تو بھی اس آیت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انتہائی کفایت شعاری سے گذارہ کرو۔ اور جتنا زیادہ سے زیادہ مال تم بچا سکو۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ خوب سوچ بچار کر کے اندازہ لگاؤ۔ کہ فوری ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کم از کم کتنی رقم کی ضرورت ہو گی۔ اس سے زیادہ ان عارضی ضروریات پر خرچ نہ کرو۔ باقی تمام رقم قومی ضروریات کے لئے دے دو۔ بعض لوگ اس آیت کا ایک دوسرا مفہوم بھی سمجھتے ہیں۔ وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی کوشش کرو۔ اور فضول خرچی کے لئے تمہاری انتہائی کوششوں کے باوجود بھی اگر کچھ بچ رہے۔ تو وہ خدا کی راہ میں دے دو۔ اور اگر تمہاری خرچ کرنے کی کوششیں پوری کامیابی حاصل کر لیں۔ اور باقی کچھ نہ بچ سکے۔ تو مجبوری ہے۔ چندہ مانگنے والوں سے معذرت کر دو۔ کہ صاحب اپنے خرچ ہی پورے نہیں ہو سکتے۔ آپ کو کیا دیں۔

ہر احمدی بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ کونسا مفہوم درست ہے۔ کونسا مفہوم رحمٰن کی رحمت ہے۔ اور کس عمل سے دین و دنیا کی بھلائی ہو سکتی ہے۔ اور کس عمل سے دونوں جہانوں کی بربادی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں تفکر کے جو راستے کھولے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے۔ کہ کونسا طریق عمل اختیار کر کے ہم ایک حد تک اپنی موجودہ ضروریات بھی پورا کر سکتے ہیں (الدنیا) اور ایک بڑی حد تک ہم آئندہ کے لئے اپنی قومی زندگی کے سامان مہیا کر سکتے ہیں (والآخرۃ)

پس میں تمام احباب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ عید کے اخراجات میں کفایت سے کام لے کر عید فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اس طرح عید کی خوشیوں میں اسلام کو بھی شامل کر لیں۔ اور اس عید کے لئے آپ جس قدر رقم خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ اس کا کم از کم نصف حصہ ضرور عید فنڈ میں ادا کریں۔

(خاکسار عبد الحق رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

قربانی کی کھالوں کی رقوم مرکز میں آنی چاہئیں

تمام احمدی جماعتوں کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ عید الاضحیہ پر قربانی کی کھالوں کا روپیہ مرکز میں آنا چاہیئے۔ مقامی عہدیداران سے التماس ہے۔ کہ کھالوں کی قیمت کا روپیہ وصول کر کے دوسرے چندوں کی طرح جناب افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائیں۔ اس رقم میں سے اگر مقامی ضروریات پر کچھ خرچ کرنے کی ضرورت ہو۔ تو اس کے لئے نظارت بیت المال سے پیشگی اجازت حاصل کر لینی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

عید الاضحیہ ——— دین کی خدمت کیلئے زندگی وقف کرنے کا پیغام

(از مکرم احمد صادق صاحب محمود متعلم جامعۃ المبشرین ——— ربوہ)

عید کا دن کتنا مبارک ہے۔ آج دنیائے اسلام پر آفتاب عید مسرت و شادمانی کی نورانی کرنیں بکھیرتا ہوا طلوع ہوا ہے۔ آج مسلمانوں کے دل خوشی سے لبریز ہیں۔ لیکن اگر یہ خوشی محض ظاہری و سطحی ہے اور عام لوگوں کی خوشیوں کی طرح کسی اعلیٰ مقصد سے تہی دامن ہے۔ تو یقیناً جاننا چاہیئے کہ ہم عید کے اس حقیقی اور اصلی تحفہ سے محروم ہیں۔ جو وہ ہر سچے مسلمان کے لئے لے کر آتی ہے۔ یہ تحفہ ایک بصیرت افروز پیغام ہے۔ جو مسلمانوں کی روحانی بقا کا باعث اور حقیقی و لازوال کیف و سرور کا موجب ہے۔

عید الاضحیٰ ہر سال اس بے نظیر واقعہ کی روح پرور یاد کو تازہ کرنے کے لئے آتی ہے۔ جو آج سے تقریباً تین ہزار سال قبل وادیٔ بطحاء کی مقدس سرزمین میں خدا کے برگزیدہ نبی ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی وفا شعار رفیقۂ حیات حضرت ہاجرہؑ اور آپ کے لختِ جگر حضرت اسمٰعیلؑ کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا تھا ——— وہ واقعہ یوں ہے کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ آپ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ آپ رؤیا کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اپنے لختِ جگر سے جو اس وقت چھ سات برس کی عمر سے زیادہ کے نہ تھے۔ اس ارشاد خداوندی کا ذکر فرمایا۔ سبحان اللہ! باہمت باپ (فداہ نفسی وابی وامی) کے باہمت بیٹے (فداہ نفسی وابی وامی) نے باپ کا مطالبہ سنتے ہی بلا تامل جواب دیا۔ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین کہ اے میرے پیارے باپ! آپ حکم الٰہی کی تعمیل فرمایئے مجھے آپ انشاء اللہ ثابت قدم پائیں گے" باپ نے خدا کی بات پوری کرنے کے لئے نہایت عجیب جذبۂ ایثار و قربانی سے لبریز ہو کر اپنے جگر گوشے کو جو بڑھاپے کی یادگار تھا پیشانی کے بل لٹا دیا اور بیٹے نے خدا کے منشاء کے مطابق قربان ہونے کے لئے مجسم صبر و تسلیم کا پیکر بن کر اپنی گردن میں سرمو جنبش تک نہ آنے دی حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ کی گردن پر چھری رکھنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی اور محبت سے لبریز کلام سے آپ کو پکار کر کہا کہ اے ابراہیم! تو نے ہماری بات ظاہری طور پر بھی پوری کر دکھائی۔ لیکن ہمارا اصل منشاء کچھ اور ہے۔ ہماری رؤیا کی تعبیر کسی اور عظیم رنگ میں تیرا اپنے بیٹے کو قربان کرنا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ تو اسے اس کی والدہ سمیت وادی غیر ذی زرع میں جا کر چھوڑ آ۔ اور اس طور پر جدائی کی چھری اس کی گردن پر پھیر ——— چنانچہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کو لے کر دور دراز اور دشوار گذار سفر طے کرتے وادیٔ غیر ذی زرع پہنچے۔ جہاں البیت العتیق "(خدا کا قدیم گھر) ان کا منتظر تھا۔ تا وہ آکر اسے آباد کریں۔ اور وہاں دین و روحانیت کی شمعیں روشن کریں۔ اور اس کے گرد ایک ایسی بابرکت بستی بسائیں۔ جو امن کا گہوارہ ہو اور ام القریٰ بنے۔ ان کے ذریعہ ایک ایسی نسل کی داغ بیل پڑے جو دنیا میں دین و روحانیت کی روشن کردہ شمعوں کو نسل در نسل اپنے باپ اور دادا کے نقش قدم پر اپنی پیہم قربانیوں سے قائم رکھے۔ اور جب وہ ایک عرصہ دراز گذرنے کے بعد ابراہیمی دین کو بھول جائے اور کعبہ کی جلائی ہوئی شمعیں ایک ایک کر کے بجھ جائیں۔ اور ہر سو گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا جائے۔ تو اسی نسل میں سے حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل کی دعاؤں کے مطابق وہ عظیم الشان نبی برپا ہو جو دنیا کے لئے ابدی پیغام لائے اور بیت اللہ کی عظمت اور روشنی کو اتنا تاباں و درخشاں کر دے کہ ساری دنیا جگمگا اٹھے۔

ان عظیم الشان فوائد اور مقاصد کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے یہ بے نظیر قربانی پیش کی۔ اور اپنی رفیقہ حیات اور اپنے لخت جگر کو اس وادی غیر ذی زرع میں خدا کے دین۔ اس کے نام اور اس کے گھر کی عظمت کے قیام کے لئے لا کر چھوڑ دیا۔ چونکہ اسی راہ میں آپ ان کو وقف کر چکے تھے۔ اسلئے جب آپ ان کو صرف ایک مشکیزہ پانی اور چند کھجوروں کی ایک تھیلی دیتے ہوئے۔ اس بے آب و گیاہ لق و دق میدان میں چھوڑ کر واپس جانے لگے۔ تو حضرت ہاجرہؑ کے استفسار پر نہایت وفور غم میں آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خدا کے حکم سے میں تمہیں یہاں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جس طرح تم اس کی راہ میں وقف ہو۔ وہ بھی تمہیں اپنی کامل حفاظت میں رکھے گا۔"

چنانچہ حضرت ہاجرہؑ نے آپ کے اشارہ کو بخوبی سمجھ لیا۔ آپ نے فرمایا تو پھر آپ جا سکتے ہیں۔ خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ حضرت ابراہیمؑ جان کو خدا کے ہاتھ میں سونپ کر چلے گئے تو خدا کی حفاظت و قدرت کے بھی عجیب کرشمے جلوہ گر ہوئے۔ خشک زمین میں سے ٹھنڈا اور میٹھا چشمہ پھوٹ نکلا۔ جو چاہ زمزم کے نام سے آج تک موجود ہے اور اس کے گرد وہ بستی آباد ہو گئی۔ جو برکات سے معمور ہوئی۔ اور خدا کے قدیم گھر کی بنیادیں استوار ہو کر ان پر اس کی دیواریں کھڑی ہو گئیں۔ جن میں خدا کا ذکر بلند ہوا۔ حتیٰ کہ آفتاب نبوت طلوع ہوا۔ جس نے پوری دنیا کو منور کر دیا۔

یہ ہے وہ روح پرور واقعہ جس کی یاد تازہ کرنے کے لئے آج کے دن عید منائی جاتی ہے۔ آج اس عظیم الشان واقعہ کی پر کیف یاد ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ مسلمانو! اگر تم کو رسول کریمؐ کے واسطہ سے ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہونے پر فخر ہے تو یاد رکھو جو مطالبہ ابراہیمؑ نے اپنے لخت جگر اسماعیلؑ سے کیا تھا وہ تم سے بھی ہے۔ کیونکہ تم بھی اسکی اولاد کہلاتے ہو۔ وہ مطالبہ دین کی خدمت کا مطالبہ ہے۔ تبلیغ دین کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے کا مطالبہ ہے۔ کعبہ کی روشنی کو قائم رکھنے۔ بلکہ ساری دنیا کو اس سے جگمگا دینے کا مطالبہ ہے۔ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے "ابراہیم" کہہ کر بھی پکارا ہے جس کا مطلب حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ "تم اس ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اس کے نمونہ پر چلو"۔ اس سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے نمونہ پر چلتے ہوئے دین کی عظمت کو ساری دنیا پر قائم کریں اور اپنے پیارے امام کی طرف سے وقف زندگی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں اور اپنی گردنیں حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح بلا تامل جھکا دیں۔ تاکہ ہم عید کی لازوال اور حقیقی خوشی سے ہمکنار ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ یکے بعد دیگرے دین کا بوجھ اٹھاتی چلی جائیں گی اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کبھی بھی کوتاہی سے کام نہ لیں گی۔ ہمارے نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھیں گے بلکہ اس ایمان کے تسلسل کو نسل در نسل وقف کے سلسلہ کو قائم کر کے ترقی دیتے چلے جائیں گے تم اپنی نسلوں میں وقف کی عظمت و اہمیت کا احساس پیدا کرو تاکہ اگر وہ خود وقف نہ کر سکیں تو وقف کرنے والوں کی خدمت کا جذبہ ان میں ضرور قائم رہے۔ تم یہ نہ سمجھو کہ اگر تمہارا بھائی خدمت دین کے لئے زندگی وقف نہ کرتا تو وہ زیادہ کماتا بلکہ یہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے شاید تمہیں اسی وقف زندگی کے طفیل ہی رزق کی فراوانی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کو ایسا اخلاص بخشے کہ وہ عمر کے لحاظ سے بچے ہونے کے باوجود عقل اور ایمان کے لحاظ سے بڈھوں کی طرح تجربہ کار ہوں۔ اگر تم میں سے ہر ایک یہ عہد کرے تو ایسا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ صرف ارادہ اور عزم کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ابراہیمی ایمان عطا فرما سکتا ہے ایسا ایمان کہ اگر دنیا تم سے ٹکرائے۔ تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اور خود پاش پاش ہو جائے مگر یہ کام دعاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔" آؤ آج ہم سب مل کر یہ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی ایمان بخشے اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کو اور پھر آگے ان کی اولادوں کو پشت با پشت تک دین کا بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان میں ہمیشہ ایسے وجود پیدا ہوتے رہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھیں۔ اور اس کے دین کو پھیلانے والے ہوں تا وہ اپنے خدا کے سامنے سرخرو ہو جائیں"

افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء

الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۵۵ء

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں

(از ۵۶/۶/۲۳ تا ۵۶/۷/۱۰)

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم-اے

ذیل میں ان بھائیوں اور بہنوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے جن کی طرف سے سابقہ اعلان کے بعد امداد درویشان وغیرہ کی رقوم وصول ہوئی ہیں۔ بقیہ فہرست انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے اور ان کے مال اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

(۱) صوفی عبد الغفور صاحب آزاد کشمیر بذریعہ فضل الرحمن صاحب پراچہ سرگودھا (بلا تفصیل) — ۱۰۰-۰-۰

(۲) مرزا بشیر احمد صاحب پشاور۔ بذریعہ پروفیسر بشارت الرحمن صاحب۔ ربوہ (صدقہ بکرا قادیان) — ۲۰-۰-۰

(۳) ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب لاہور۔ بذریعہ عبد المجید صاحب (صدقہ برائے مستحق درویشان قادیان) — ۱۰-۰-۰

(۴) میر محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر قصور۔ منجانب بشریٰ شاہدہ میر صاحبہ دختر پی میر صاحب (امداد درویشان) — ۲-۰-۰

(۵) عظیم الدین صاحب سوداگر چرم رادھن سندھ (صدقہ درویشاں) — ۵-۰-۰

(۶) شیخ محمد اقبال صاحب۔ اقبال بوٹ ہاؤس کوئٹہ (امداد درویشاں) — ۲۰-۰-۰

" " " " (متفرق) جو ان کے حسب منشاء تقسیم کئے گئے۔ — ۳۴-۰-۰

(۷) معین الحق خانصاحب قندھاری بازار کوئٹہ (امداد درویشاں) — ۵-۰-۰

(۸) سردار بیگم صاحبہ والدہ سلیم اللہ خانصاحب آف سرگودھا حال چک ۴۵ بذریعہ منشی برکت علی صاحب وکیل المال ربوہ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۲۵-۰-۰

(۹) احمد دین صاحب سیدوالا ضلع شیخوپورہ (صدقہ برائے مستحق درویشان) — ۶-۰-۰

(۱۰) بیوہ حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ۔ معرفت قریشی محمد الحسن صاحب سرگودھا۔ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۲۵-۰-۰

(۱۱) محمد لطیف صاحب چغتائی آفس ڈائریکٹر پوسٹس اینڈ ٹیلیگرافس کراچی۔ (صدقہ برائے مستحق درویشان) — ۵-۰-۰

(۱۲) زینب بیگم صاحبہ اندرون اکبری دروازہ لاہور۔ منجانب حلقہ دھرم پورہ لاہور (امداد درویشان) — ۳۰-۰-۰

(۱۳) لطیف احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۲۵-۶-۰

(۱۴) احمد حیات صاحب۔ منجانب والدہ صاحبہ ایم۔ جی۔ اے آفس راولپنڈی (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۳۰-۰-۰

(۱۵) میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشان) — ۲-۰-۰

(۱۶) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۲۵-۰-۰

(۱۷) ام الفضل صاحبہ محلہ دار البرکات ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) — ۱۱-۰-۰

(۱۸) اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی (صدقہ برائے مستحق درویشاں) — ۳۰-۰-۰

(۱۹) بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی (امداد درویشان) — ۵-۰-۰

(۲۰) عبد الرحمن صاحب راجپوت۔ منجانب ہمشیرہ چوہدری ولی محمد صاحب مرحوم منجانب چوہدری ولی محمد صاحب کراچی (قربانی عید الاضحیہ ۲۵/- روپے۔ امداد درویشاں ۱۵/-) — ۴۰-۰-۰

(۲۱) ملک فضل حق صاحب چارکول ٹال کراچی (امداد درویشاں) — ۵-۰-۰

(۲۲) شیخ مختار احمد صاحب ابن شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم کراچی (صدقہ برائے مستحق درویشان) — ۱۵-۰-۰

(۲۳) عبد المجید خانصاحب تحصیل شکار پور (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۲۵-۰-۰

(۲۴) ڈاکٹر بشیر محمد صاحب نواب شاہ سندھ حال (" ") — ۲۵-۰-۰

(۲۵) ابو المبارک صاحب پسرور۔ برائے بابا معراج الدین صاحب درویش ۲/- روپے و بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی درویش ۲-۰-۰ — ۴-۰-۰

(۳)

زمیندار جماعتیں اور تحریک جدید

(۱) خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے ناظم مال قریشی عبد الرشید صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں تحریک جدید کا چندہ وصول کرنے کے لئے ہفتہ منایا گیا جو ۹ جولائی کو ختم ہوا۔ آٹھ وفود بنائے گئے تھے جو گھر بہ گھر پھر کر وصولی کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کا شکریہ ہے کہ انہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ ناظم صاحب نے لکھا ہے کہ وصولی وغیرہ کی اطلاع پھر دی جائے گی۔ راولپنڈی کے سیکرٹری تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ دار پوری کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے وعدے ۳۱ جولائی تک ۷۰ فیصدی تک ادا ہو جائیں۔ جہاں تک راولپنڈی کے بارہ میں اندازہ کیا جاتا ہے اس جماعت کا ۷۰ فیصدی کوئی محال امر نہیں۔ کیونکہ جماعت کے مخلص اور بہادر جاں نثار سپاہی آگے بڑھنے والے ہیں۔

(۲) ضلع سیالکوٹ کا زمیندار طبقہ سیلاب کی زد میں رہا ہے۔ اور فصل بھی بوئی نہیں جا سکی تھی۔ مگر چوہدری فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے جانے پر زمینداروں نے باوجود اپنی ذاتی تکالیف اور تنگیوں کے تبلیغ کے کام کو مقدم کرنے کی کوشش کی ہے اور خصوصیت سے دفتر دوم کے وعدے ادا کرنے میں احباب نے سبقت کی ہے۔ چنانچہ ساڑھے تین ہزار روپیہ سے اوپر کی اطلاع ہے اور ابھی وصولی کی کوشش جاری ہے۔

ایسا ہی حال ضلع شیخوپورہ کا ہے۔ اس حلقہ سے بھی چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید سوا دو ہزار روپیہ ارسال کر چکے ہیں اور احباب وصولی میں جدوجہد کر رہے ہیں۔

سندھ کی زمیندار جماعتوں سے سید احمد شاہ صاحب کی اطلاع کے مطابق اڑھائی ہزار روپے آجانے کی امید ہے۔ اسی طرح چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ انسپکٹر کی بھی تقریباً اسی قدر اطلاع ہے۔ چونکہ انسپکٹر زمیندار طبقہ میں کام کر رہے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں تو اکثر عہدہ دار بہت اچھا کام کرتے ہیں اور ان کو ضرورت بھی بہت کم ہوتی ہے کہ انسپکٹر ان کی مدد کرے۔ عام طور پر لوگ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ۱۵ جون پڑھ کر زمیندار اور شہری احباب نے بڑے جوش اور سرگرمی سے ادائیگی کی طرف توجہ دی ہے۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

تمام شہری و زمیندار جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو اپنے وعدے ۳۱ جولائی تک سو فیصدی ادا کر دینے چاہئیں۔ تا ان کے نام حضور میں دعا کے لئے پیش ہو جائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

(۴)

(۲۶) مریم سوچی آتی صاحبہ دختر سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا (امداد درویشاں) — ۲۰-۰-۰

(۲۷) غلام احمد خانصاحب انچارج ڈسپنسری بھیر پور۔ منجانب اہلیہ صاحبہ خود بذریعہ چیک (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۲۵-۰-۰

(۲۸) شیخ عبد الرحمن صاحب آڑھتی معرفت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) — ۱۰-۰-۰

(۲۹) ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ نور الدین صاحب چک ۷ ضلع منٹگمری (قربانی قادیان) — ۲۰-۰-۰

(۳۰) حافظ عبد السلام صاحب ربوہ " — ۲۵-۰-۰

(۳۱) بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد ربوہ (نذرانہ درویشاں) — ۵-۰-۰

(۳۲) میاں شریف احمد رفیق احمد صاحبان بذریعہ چیک جھنگ مگھیانہ (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۳۰-۰-۰

(۳۳) محمد عبد اللہ صاحب احمدی ڈھلوان ضلع گجرانوالہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) — ۱۵-۰-۰

(۳۴) عبد الکریم صاحب فیروز پوری سول سیکرٹریٹ لاہور (قربانی عید الاضحیہ قادیان) — ۲۵-۰-۰

(۳۵) عطاء اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور (امداد درویشاں) — ۵-۰-۰

(۳۶) شیخ فاروق احمد صاحب رادھن سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) — ۱۰-۰-۰

(۳۷) امۃ المنیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری وزیر محمد صاحب (امداد درویشاں) — ۱۰-۰-۰

(۳۸) شیخ نذیر احمد صاحب بلاک ۲۶ سرگودھا۔ بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) — ۶۰-۰-۰

(۳۹) میجر محمد اقبال صاحب پشاور چھاؤنی (شکرانہ) — ۲۰-۰-۰

(۴۰) رشیدہ بیگم صاحبہ محلہ باغبانانگ گوجرانوالہ (قربانی دو بکرا قادیان) — ۵۰-۰-۰

(۴۱) سعیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کوئٹہ (صدقہ) — ۵-۰-۰

(باقی)

اشتراکی چین اور مذہب

(۔) میں آپ حضرات کے سامنے یہ بیان کروں گا کہ اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت کن تدابیر سے کام لے رہی ہے اور وہ کون سے حالات ہیں جو اس پالیسی کی کامیابی کے لئے سازگار فضا کا کام دے رہے ہیں۔

اس سلسلے میں سب سے اہم چیز آل چائنا اسلامک ایسوسی ایشن ہے۔ یہ تنظیم ۱۹۵۳ء میں قائم کی گئی۔ اس کے تمام عہدیدار یا تو ایسے لوگ ہیں جو ایک مدت سے کمیونسٹ نظریے پر ایمان لا چکے ہیں۔ اور اب حکومت کے اندر ذمہ داری کے مناصب پر فائز ہیں۔ یا ایسے ہیں جنہوں نے اشتراکی انقلاب کے بعد نئے حالات کے ساتھ سازگاری اختیار کر لی ہے۔ اور حکومت کے تمام منصوبوں میں اس کے آلہ کار کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے اس تنظیم کے جنرل سیکرٹری مسٹر محمد علی چنگ یو چین سے ملاقات کی۔ وہ ایک ہوشیار آدمی ہیں۔ میرے ساتھ گفتگو میں انہوں نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ کسی طرح یہ بات ثابت نہ ہونے پائے کہ اس تنظیم کا حکومت کے ساتھ کوئی خاص تعلق ہے۔ لیکن جب انہیں میرے بعض سوالات کا جواب دینا ہی پڑا تو وہ اصل حقیقت کو چھپانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے میرے پوچھے بغیر بار بار کہا کہ اس ایسوسی ایشن کے قیام کی تحریک ذمہ دار مسلمانوں کی طرف سے کی گئی تھی اور انہوں نے اپنی مرضی سے یہ تنظیم قائم کی ہے۔ لیکن ان کو تسلیم کرنا پڑا کہ

(ا) اس تنظیم کی مالی ضروریات تمام تر حکومت پورا کرتی ہے۔

(ب) اس کے دفتر کی عمارت پر حکومت نے روپیہ خرچ کیا ہے۔

(ج) دفتر کا سامان اور فرنیچر حکومت کا مہیا کردہ ہے۔

(د) سیکرٹری اور نائب صدر وغیرہ ایسوسی ایشن سے تنخواہ لیتے ہیں۔

(ھ) یہ ایسوسی ایشن مسلمانوں کے متعلق حکومت کی شائع کردہ چیزیں اندرون ملک اور بیرون ملک پھیلاتی ہے۔

(و) میرے مطالعے اور مشاہدے کے مطابق یہ ایسوسی ایشن جو اہم کام کرتی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) پورے ملک کے مسلمانوں کو حکومت کی پالیسی کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار کرنا۔ ایسوسی ایشن انہیں سمجھاتی ہے کہ حکومت کے ساتھ تعاون کئے بغیر تمہارے لئے کوئی چارہ کار نہیں سارے ملک سے اس نے ان تمام عناصر کو چھانٹ لیا ہے جو اس کے مقاصد کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کو ہر جگہ ایک آدھ اہم مسلمان ضرور ایسا ملے گا جو اس تنظیم کا رکن یا عہدیدار ہو گا۔ جب آپ اس سے ملاقات کریں گے تو وہ آپ کے دریافت کئے بغیر اشتراکی حکومت میں مذہبی آزادی کا ذکر کرے گا۔ بار بار کہے گا۔ کہ چیئرمین ماؤ یا کمیونسٹ پارٹی نے ہمیں ایک نئی زندگی بخش دی ہے۔ ہمیں ان کی وجہ سے بہت سہولتیں حاصل ہوئی ہیں اور ہم بہت خوش ہیں۔ ان میں سے جو لوگ ذرا زیادہ ہوشیار قسم کے ہوں گے وہ تو سلیقے سے اس قسم کی باتیں بیان کریں گے۔ لیکن جو مقابلۃً کم "تربیت یافتہ" ہوں گے۔ وہ ایسے انداز میں اپنے اطمینان اور کمیونسٹ پارٹی اور صدر ماؤ کی نوازشات کا ذکر کریں گے کہ آپ کے لئے یہ سمجھنا بڑا مشکل نہیں ہو گا کہ یہ ایک پڑھایا ہوا سبق ہے جو دہرایا جا رہا ہے۔ ہم لوگ جب اور مچی سے ساٹھ میل اور پہاڑوں کے دامن میں تازق قبیلے کے خانہ بدوشوں کے کیمپ دیکھنے گئے تو وہاں پر جہاں قبیلے کی لڑکیوں نے صدر ماؤ کی تعریف میں گیت گا کر ہمارا استقبال کیا۔ وہاں قبیلے کے ایک بڑھے خانہ بدوش رکن نے کمیونسٹ پارٹی اور صدر ماؤ کی ان مہربانیوں سے ہمیں آگاہ کیا جو اشتراکی انقلاب کے بعد ان پر کی گئی تھیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ بڑھا بھی اسی اسلامی ایسوسی ایشن کا عہدیدار تھا۔

رٹائی ہوئی مذہبی آزادی کی حکایات سنانے کی ایک مثال یہ ہے کہ ہم نے پیکنگ کی جامع مسجد کے امام سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگوں کو تبلیغ کی آزادی حاصل ہے تو اس نے فوراً کہا ہاں ہمارے دستور کی دفعہ ۸۸ اس کی اجازت دیتی ہے اور ہمارے ہاں لوگ دھڑا دھڑ مسلمان ہو رہے ہیں۔ سکھوں کے کنبے آتے ہیں اور اسلام قبول کرتے جاتے ہیں۔ واضح شخص نے مذہبی آزادی دینے والی دفعہ کا حوالہ یوں دیا جیسے سارا دستور اسے حفظ ہو۔ حالانکہ واقعہ یہ تھا کہ اسے دستور کی صرف اسی دفعہ کا علم تھا جو اسے یاد کرا دی گئی تھی۔

حکومت مسلمانوں کے ساتھ جو معاملہ کرتی ہے اسی ایسوسی ایشن کے ذریعے کرتی ہے۔ پیکنگ میں ائمہ تیار کرنے کا جو ادارہ قائم کیا گیا ہے اس کے صدر اس ایسوسی ایشن کے سیکرٹری ہیں۔ حالانکہ وہ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں نہ علم دین سے کوئی واقفیت رکھتے ہیں۔ بلکہ اشتراکی انقلاب سے پہلے صرف ایک سکول ٹیچر تھے۔ اسی طرح اورمچی کے اقلیتوں کے ادارے کے صدر اس ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر برہان ہیں جو ہمارے قیام چین کے وقت چین کا ایک کلچرل مشن لے کر شام اور مصر کا دورہ کر رہے تھے۔ اس ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کو ان تمام تقریبات میں مدعو کیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق کسی مسلمان ملک سے ہو۔ ہماری موجودگی میں چین پاکستان دوستی کی تنظیم کا افتتاح کیا گیا۔ اس تقریب میں جو چند آدمی اسٹیج پر بٹھائے گئے۔ ان میں ایک اس ایسوسی ایشن کے نائب صدر تھے۔

۲۔ اندرون ملک مسلمانوں کے متعلق حکومت کی پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے کے علاوہ اس ایسوسی ایشن کا دوسرا کام یہ ہے کہ غیر ملکی مسلمانوں کو چین میں مذہبی آزادی اور مسلمانوں کے روشن مستقبل کے حالات سنائے۔ چین سے آنے والے کسی وفد میں اگر کوئی مسلمان ہو گا۔ تو وہ لازماً اسی تنظیم کا آدمی ہو گا۔ چین سے ہر سال جو لوگ حج کے لئے آتے ہیں۔ وہ سب اسی تنظیم کے منتخب کردہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے سارے اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس سال بھی تیس بتیس آدمی حج کے لئے آ رہے تھے۔ ہم لوگ جب کنٹین واپس لے پیکنگ کے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ تو یہ عازمین حج وہاں موجود تھے اور ایسوسی ایشن کے عہدیدار انہیں الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ چین میں جانے کے بعد آپ اگر چاہیں کہ یہاں کے مسلمانوں کے حالات معلوم کریں۔ تو اس ایسوسی ایشن کے ساتھ تعلق رکھنے والے کسی آدمی کے بغیر آپ کسی دوسرے آدمی سے ملاقات نہیں کر سکتے۔

۳۔ ایسوسی ایشن کا تیسرا کام یہ ہے۔ کہ اسلام اور اسلامی احکام کی ایسی تعبیر کرے کہ وہ حکومت کی پالیسی سے ہم آہنگ ہو جائیں۔ آپ اس ایسوسی ایشن کے کسی ذمہ دار آدمی سے دریافت کیجئے کہ آیا اس کے نزدیک اشتراکیت اور اسلام میں کوئی فرق ہے۔ تو آپ کو یا تو یہ جواب ملے گا کہ اشتراکیت اسلام کی روح کے منافی نہیں ہے اور یا یہ کہا جائیگا کہ دونوں کا موازنہ کرنا ہی درست نہیں کیونکہ ایک نظام ہے اور دوسرا مذہب۔ (یہ دونوں جواب دو مختلف حضرات نے مجھے دئے۔ پہلا جواب پیکنگ یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے انچارج اور ایسوسی ایشن کے ارکان کی اطلاع کے مطابق چین کے سب سے بڑے عالم پروفیسر محمد مکین نے دیا۔ اور دوسرا خود ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے) اسی طرح میں نے اورمچی میں صوبائی حکومت کے مذہبی امور کے کمیشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر حاجی عبدالغفور سے دریافت کیا کہ آپ کے ہاں قانونی طور پر جو پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ کہ کوئی شخص ایک سے زائد شادیاں نہیں کر سکتا کیا یہ اسلام کے احکام کے مطابق درست ہے! انہوں نے جواب دیا ہاں یہ حکم متعلقہ قرآنی ہدایات کی روح کے منافی نہیں ہے۔ جب میں نے دوبارہ ان سے کہا کہ اسلام نے تو ایک سے زائد شادیوں کی مشروط اجازت دی ہے پھر یہ قطعی پابندی کیسے جائز ہوئی تو کہنے لگے کہ ہمارے ہاں کے سارے کے سارے باشندے اس قانون کو تسلیم کر چکے ہیں! گویا ان کے نزدیک کسی قانون کے مطابق اسلام ہونے کے لئے یہ دلیل کافی تھی کہ سارے کے سارے انسانوں نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔ ایک موقع پر پیکنگ کی جامع مسجد کے امام سے ہم نے دریافت کیا کہ مسلمان عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں اسلام کا حکم کیا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اسلام کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ عورتیں گھر میں رہیں۔ ہم نے پوچھا کہ یہ جو آپ کے ہاں مسلمان عورتیں گھر سے نکل کر مختلف کاموں میں حصہ لے رہی ہیں۔ ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ کہنے لگے۔ سوسائٹی کے ساتھ چلنا ہی پڑتا ہے۔ ہم نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک گھر سے باہر نکلنے والی عورتیں کیسی ہیں۔ کہنے لگے "بڑی اچھی مسلمان ہیں"۔

ملاحظہ کیجئے کہ ان کی اپنی رائے میں قرآن کا منشا یہ ہے کہ عورتیں گھر میں رہیں لیکن ان عورتوں کو بڑی اچھی مسلمان قرار دے رہے ہیں۔ جو محض اس لئے گھر سے باہر آئی ہیں کہ سوسائٹی کے ساتھ چلنے کا تقاضا یہی ہے۔

۴۔ اس تنظیم کا چوتھا کام یہ ہے کہ حکومت سے مسلمانوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رعایات حاصل کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اندر تنظیم کا وقار بڑھتا ہے اور لوگ اپنے کاموں کے لئے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اس تنظیم نے اب تک جو رعایات حاصل کی ہیں ان میں قربانی پر ٹیکس کی معافی بعض ریلوے سٹیشنوں پر مسلمانوں کے کھانے کا انتظام وغیرہ شامل ہیں۔

یہ وہ چار طریقے ہیں۔ جن کے ذریعہ آل چائنا اسلامک ایسوسی ایشن حکومت کو مسلمانوں کے متعلق اپنی پالیسی پر عمل کرنے میں مدد دے رہی ہے۔

(روزنامہ تسنیم ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء)

زعماء صاحبان انصار اللہ کیلئے امتحان کتاب "فتح اسلام" کے متعلق ضروری ہدایات

۲۲ جولائی ۱۹۵۶ء کو انصار سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "فتح اسلام" کا امتحان لیا جانا ہے اس کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات کی پابندی کی جائے۔

ہدایات:- (۱) زعماء صاحبان انصار اپنی نگرانی میں پرچہ امتحان تقسیم فرمائیں اور نگرانی فرمائیں

(۲) اگر کسی شہری جماعت میں امتحان دینے والوں کی سہولیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امتحان کے لئے متعدد سنٹر بنانے کی ضرورت سمجھی جائے تو مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن ان سنٹروں کے لئے زعیم اپنی ذمہ داری پر معتمد اور ذی علم حضرات کو نگران مقرر کر سکتے ہیں۔

(۳) امتحان کے لئے جگہ کی تعیین اور وقت تجویز کر کے دو تین دن پہلے سے امتحان دینے والوں کو اطلاع کر دی جائے۔ تا وقت مقررہ پر کاغذ قلم دوات لے کر پہنچ جائیں۔

(۴) امتحانی پرچے جو مرکز سے بند لفافے میں امتحان سے قبل زعماء صاحبان انصار کو پہنچ جائیں گے انشاء اللہ۔ وہ لفافے امتحان کے وقت امتحان دینے والوں کے روبرو کھول کر ان میں تقسیم کر دئیے جائیں۔

(۵) امتحانی پرچہ کا وقت ختم ہونے پر تمام پرچے لے کر اسی روز لفافہ میں بند کر کے جوڑوں پر مہر یا دستخط کر کے بذریعہ ڈاک مرکز میں بھجوا دیں۔

(۶) اگر ناخواندہ انصار میں سے بھی کوئی جنہوں نے یہ کتاب کسی دوسرے سے یا درس میں سنی ہو زبانی امتحان دینا چاہیں تو زعماء صاحبان کو اختیار ہوگا کہ اس تحریری امتحان کے بعد امتحانی پرچہ میں سے پانچ سوال دس دس نمبر کے کئے جائیں۔ علیحدہ کاغذ پر جوابات کے مناسب نمبرات لگا کر دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ نوٹ:- زعماء صاحبان سے امید ہے کہ وہ خود اس کام کو نہایت احتیاط سے سرانجام دیکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

قائد انصار مرکزیہ ربوہ

احباب کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

ایک مفید اور خوبصورت پمفلٹ کی اشاعت

گذشتہ سال امریکہ کے مشہور رسالہ "لائف" نے اپنی ایک خصوصی اشاعت میں اسلام کے متعلق مضمون لکھتے ہوئے دنیا میں تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جماعت احمدیہ کا بھی تفصیلی ذکر کیا تھا اور ساتھ ہی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے بعض مبلغوں اور مدرسہ کے طالبعلموں کی تصاویر بھی شائع کی تھیں۔ جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس طرح دنیا کے مختلف حصوں اور خصوصاً افریقہ میں جماعت احمدیہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہے

چونکہ یہ مضمون جماعت کی تبلیغی خدمات سے دوسرے دوستوں کو متعارف کرانے کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے اس لئے نظارت اصلاح و ارشاد نے رسالہ "لائف" سے اجازت حاصل کر کے اس مضمون کا اردو ترجمہ نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب پیرائے میں متعلقہ تصاویر کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ یہ مضمون آٹھ صفحوں کے پمفلٹ کی شکل میں اصلی آرٹ پیپر پر نہایت دیدہ زیب شکل میں تمام کا تمام رنگین بلاکوں میں ہفتہ عشرہ تک شائع ہو رہا ہے۔ نظارت کا منشاء ہے کہ ایسا مفید اور دلکش پمفلٹ دوسرے اہل علم اور زیر اثر دوستوں میں زیادہ سے زیادہ تقسیم ہو سکے۔ اگر جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اپنی اپنی ضرورت کے مطابق مطلوبہ تعداد سے ہمیں فوری مطلع فرمائیں تو ایک معین پروگرام کے ماتحت ان جماعتوں کو یہ پمفلٹ بھیجنے میں ہمیں آسانی ہوگی۔

اس پمفلٹ کی قیمت برائے نام دس روپیہ فی سینکڑہ اور ۲ دو آنہ فی پمفلٹ مقرر کی گئی ہے۔ جماعتوں کے علاوہ افراد بھی اپنے طور پر تقسیم کرنے کے لئے نظارت کو اپنی ضرورت سے مطلع کریں۔ تبلیغ کے لئے انشاء اللہ یہ پمفلٹ نہایت مفید اثرات پیدا کر سکتا ہے۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

درخواست دعا

ڈاکٹر فتح دین صاحب آف پشاور چند دن سے بوجہ خرابی جگر بیمار ہیں احباب کرام بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ سلطان احمد قریشی گگی نو حال ربوہ

استقبالیہ تقریب (بقیہ صفحہ اول)

تعریف کی اور اس ضمن میں شیخ علی خاندان کے جذبہ خدمت اور سلسلہ سے والہانہ عقیدت کا خاص طور پر ذکر کیا۔ آپ نے دوران تقریر میں وہاں جماعت کی ترقی کے متعلق بعض زیر غور تجاویز پر بھی روشنی ڈالی اور اس ضمن میں بعض حوصلہ افزا باتیں بیان فرمائیں

آخر میں صاحب صدر نے اسلامی تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ دنیا میں اسلام زیادہ تر ایسے لوگوں کے ذریعہ ہی دنیا میں پھیلا کہ جو باقاعدہ مبلغ نہیں تھے۔ بلکہ انہوں نے دیگر مشاغل کے ساتھ ساتھ انفرادی طور پر تبلیغ اسلام کا فریضہ بھی ادا کیا۔ اور اس طرح اسلام کا پیغام مشرق بعید کے دور دراز علاقوں تک جا پہنچا۔ آپ نے کہا اس زمانہ میں اگرچہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے ایک وسیع نظام کی بنا پڑ چکی ہے۔ منظم طریق پر دنیا کے گوشہ گوشہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت احسن طریق پر ادا ہو رہا ہے۔ پھر بھی احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے کام کے سلسلہ میں دنیا کے جس حصے میں بھی جائیں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہاں اشاعت اسلام کا فریضہ پورے جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کریں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت میں ایسے دردمند احباب کی کمی نہیں ہے۔ ڈاکٹر محمود خان صاحب بھی ایسے ہی دردمند دوستوں میں سے

شہر سیالکوٹ میں عید الاضحیٰ کی نماز

شہر سیالکوٹ میں عید الاضحیٰ کی نماز مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء بروز جمعرات بوقت سات بجے صبح جامعہ مسجد احمدیہ میں پڑھی جائے گی۔ مقامی احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں
قاسم الدین (امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

(دم) ایک ہیں۔ جہاں ان کا مرکز میں آنا خود ان کے لئے خوشی کا موجب ہے وہاں ان کی آمد پر ہمارے دل بھی خوشی سے لبریز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہاں آنا ان کے لئے ان کے خاندان کیلئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے ان کو اور جماعت احمدیہ نیروبی کو بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بعدہ جناب اعجاز جان صاحب فیصل آبادی ثانی نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی